Aik Saath ایک ساتھ Together

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Australian AID

UVAS
UNIVERSITY OF VETERINARY AND ANIMAL SCIENCES LAHORE

سمال ریومینینٹ پراجیکٹ

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور فون: 042-37212339

بھیڑ بکریاں پالنے کے رہنما اُصول

توسیعی کتابچہ

Aik Saath ایک ساتھ Together

THE UNIVERSITY OF MELBOURNE

Australian AID

UVAS
UNIVERSITY OF VETERINARY AND ANIMAL SCIENCES LAHORE

سمال ریومینینٹ پراجیکٹ

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور فون: 042-37212339

دیباچہ

قدرت نے پاکستان کو جانوروں کی دولت سے مالا مال کر رکھا ہے ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں موجود کل 138 ملین جانوروں میں سے ایک بڑا حصہ بکریوں اور بھیڑوں پر مشتمل ہے۔ آسٹریلوی اور پاکستانی حکومت کے باہمی اشتراک سے ایک تحقیقاتی منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کا مقصد چھوٹے پیمانے پر بھیڑ بکریاں پالنے والے فارمرز کے جانوروں کی پیداوار میں اضافہ کرنا ہے۔ جانوروں کی پیداوار (گوشت، دودھ) میں اضافہ اسی وقت ممکن ہے جب فارمرز کو اپنے جانوروں کی رہائش، خوراک، صحت اور افزائش نسل جیسے تمام امور کے متعلق مکمل آگاہی ہو۔

اس توسیعی کتابچے کا مقصد بھیڑ بکریاں پالنے والے فارمرز کو جانوروں کی بہتر دیکھ بھال کے بنیادی اصولوں کے متعلق آگاہی دینا ہے۔ تاکہ فی جانور کی اوسط پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔ جس سے پاکستان کے دیہی علاقوں میں غربت کی شرح میں کمی اور لوگوں کے طرز زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس کتابچے کی اشاعت کے لیے ہم آسٹریلوی حکومت کے بین الاقوامی زرعی تحقیقاتی ادارے کے ممنون ہیں۔

سمال ریومینیٹ پراجیکٹ ٹیم

فہرست

1- بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کے بنیادی اصول	1
2- بھیڑ بکریوں کے بچوں کی بہتر نگہداشت کے رہنما اصول	4
3- بھیڑ بکریوں کی چند اہم بیماریاں اور ان سے بچاؤ	7
4- بھیڑ بکریوں کی غذائی ضروریات	17
5- بھیڑ بکریوں کی نسل کشی کے بنیادی اصول	24
6- بھیڑ بکریوں کی چند اہم نسلیں	26

بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کے بنیادی اصول

بہتر دیکھ بھال بہتر پیداوار کا ذریعہ ہے۔ جانوروں کے رہن سہن پر منفی اثرات مرتب کرنے والے چند عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

- جانوروں کو باندھ کر رکھنا
- خوراک اور پانی تک محدود رسائی
- شدید موسمی اثرات
- غیر موزوں فرش

بھیڑ بکریوں کی صحت اور پیداوار پر مرتب ہونے والے ان منفی اثرات کو بہتر انتظامی امور اور مؤثر منصوبہ بندی سے کم کیا جاسکتا ہے۔

بہتر دیکھ بھال کے بنیادی امور

- باڑے کی تعمیر
- پانی اور خوراک تک آزادانہ رسائی
- صفائی کا مناسب انتظام

بھیڑ بکریوں کے باڑے کی تعمیر

- باڑے کی تعمیر کے لیے نسبتاً اونچی جگہ کا انتخاب/انتظام کریں تاکہ ہوا کی آمد و رفت اور پانی کا بہاؤ آسانی سے ہو سکے۔

- باڑے کی سمت ہمیشہ لمبائی کے رخ شرقاً غرباً رکھنی چاہیے کیونکہ زیادہ تر ہواؤں کا رخ شمال سے جنوب کی طرف ہوتا ہے۔
- چھت کی اونچائی کم از کم 8-10 فٹ ہونی چاہیے۔
- فرش اس طرح بنائیں کہ جانور پھسل نہ پائیں اور پانی کا نکاس آسانی سے ہو سکے۔
- پانی پینے، چارہ کھانے اور رہنے کی جگہ پر سائے کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔
- ماحول کو خوشگوار بنانے کے لیے باڑے کے ارد گرد درخت لگائیں۔

جانوروں کے گروپ بلحاظ عمر	درکار جگہ (مربع فٹ)	
	چھتی ہوئی	کھلی جگہ
3 ماہ کی عمر تک	0.2 - 0.25	0.4 - 0.5
3 ماہ سے 6 ماہ	0.5 - 0.75	1.0 - 1.5
6 ماہ سے 12 ماہ	0.75 - 1.0	1.5 - 2.0
بالغ بھیڑ یا بکری	1.5	3.0
نر، گابھن یا دودھ دینے والی بھیڑ / بکری	1.5 - 2.0	3.0 - 4.0

پانی

صاف اور تازہ پانی جانور کے ہاضمے کو بہتر کر کے خوراک کی طلب کو بڑھاتا ہے۔ بھیڑ بکریوں کے جسم سے اگر پانی کا دسواں حصہ ضائع ہو جائے تو موت واقع ہوسکتی ہے۔ جانوروں کی خوراک خواہ جتنی بھی اچھی ہو مگر پانی کی کمی کے باعث اس سے مطلوبہ فوائد حاصل نہیں کیے جا سکتے اس لیے انتہائی ضروری ہے کہ باڑے میں جانوروں کو 24 گھنٹے صاف اور تازہ پانی تک آزادانہ رسائی ہو۔

صفائی کا مناسب انتظام

صفائی کا غیر مناسب انتظام مختلف بیماریوں کے پھیلاؤ کا باعث بنتا ہے۔ گندے ماحول میں یہ بیماریاں تیزی سے ایک جانور سے دوسرے جانور میں منتقل ہوتی ہیں جو کہ فارمرز کے معاشی نقصان کا باعث بنتی ہیں ان بیماریوں کے خطرات کو کم کرنے اور جانوروں کو صحت مند اور منافع بخش بنانے کیلئے باڑے کو اچھی طرح صاف رکھنا ضروری ہے باڑے کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے چند ضروری سفارشات درج ذیل ہیں:

- باڑے کی دن میں کم ازکم دو دفعہ صفائی ضرور کریں
- پانی کے نکاس کا موثر انتظام ہونا چاہیے تاکہ باڑے کو خشک اور صاف ستھرا رکھا جا سکے۔ کبھی بھی جانوروں کے رہنے کی جگہ میں گندا پانی نہیں ٹھہرنا چاہیے
- جانوروں کے بیٹھنے کی جگہ کو صاف ستھرا، خشک اور آرام دہ ہونا چاہیے

بھیڑ بکریوں کے بچوں کی بہتر نگہداشت کے رہنما اصول

حفظانِ صحت کے ناقص انتظامی امور کی وجہ سے بڑی تعداد میں بھیڑ بکریوں کے بچے بیمار ہو جاتے ہیں یا مر جاتے ہیں جو کہ پیداوار میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں کے بچوں کی اموات عمومی طور پر پیدائش سے چھ ماہ تک کی عمر میں ہوتی ہیں۔ جانوروں کے بچے کسی بھی فارم کے معاشی مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھیڑ بکریوں کی بڑی تعداد کو روایتی طریقوں سے پالا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم فی جانور پیداوار کے مطلوبہ اہداف حاصل نہیں کر پا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کی دیکھ بھال، حفظانِ صحت اور خوراک جیسے اہم اُمور میں غفلت اُن کی شرح اموات میں خطرناک حد تک اضافے کا باعث بن رہی ہے تاہم بچوں کی جدید طرز پر نگہداشت کر کے فارم کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

حاملہ جانوروں کی دیکھ بھال

آئندہ نسل کا انحصار حاملہ جانوروں کی صحت پر ہوتا ہے جس کے لئے ان باتوں کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔

- بیماریوں سے حفاظت
- خوراک کی کمی نہ ہو

خوراک کی کمی سے مراد مقدار نہیں ہے بلکہ جانوروں کو متوازن خوراک کی فراہمی ہے۔

متوازن خوراک اگر فراہم نہ کی جائے تو اسقاطِ حمل، بچوں میں کم پیدائشی وزن، کمزور بچوں کی پیدائش اور بچوں کی شرح اموات میں اضافے جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آخری 20 ایام میں پیٹ میں کم جگہ ہونے کی وجہ سے جانور کی غذائی

ضروریات پوری نہیں ہو پاتیں اس لئے آخری مہینے میں فی جانور 500 گرام ونڈا کی فراہمی یقینی بنائیں۔

آخری ایام میں چرائی کیلئے زیادہ سفر نہ کرائیں۔تھکان کی صورت میں اسقاطِ حمل ہوسکتا ہے۔

نوزائیدہ بچے کی بہتر نگہداشت

بھیڑ یا بکری کے بچہ جننے کے بعد نوزائیدہ بچے کی ناک منہ اور آنکھوں سے جھلی وغیرہ صاف کرلیں۔ بچے کی آنول کو ناف سے ایک انچ کے فاصلے پر گرہ لگانے کے بعد قینچی سے کاٹ کر ٹنکچر آیوڈین لگادیں۔ بچے کو ماں کے آگے رکھ دیں تاکہ ماں اپنے بچے کو چاٹ لے۔ اس کے بعد جانور کے تھن اور حوانہ کو صاف کرکے دونوں تھنوں سے چند دھاریں زمین پر ماریں اور بچے کو بوہلی پینے دیں۔ اگر بھیڑ یا بکری کے بچے ایک سے زیادہ ہوں تو سب کو یکساں مقدار میں بوہلی پینے دیں۔ بوہلی بچوں کے جسم میں بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ بھیڑ یا بکری کے بچے کو اتنا دودھ دیں کہ اُس سے بچے کی ضرورت پوری ہوجائے۔ بچہ اگر زیادہ دودھ پی لے تو دست کا خطرہ ہوسکتا ہے۔

- سردیوں میں بھیڑ / بکری کے نومولود بچوں کے پہلے دو تین دن زیادہ اہم ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لئے گرم جگہ کا انتظام کریں۔
- بچوں کو دو ہفتے کی عمر تک باڑے میں رکھیں تاکہ باہر مٹی وغیرہ نہ کھالیں۔ باڑے کی جگہ صاف اور خشک رکھیں۔ فرش پر پرالی وغیرہ بچھادیں۔
- نوزائیدہ بچوں کو پندرہ دن تک اپنی ماں کے ساتھ رکھیں۔
- دو ہفتوں کے بعد بچوں کو ماں کے ساتھ باڑے کے قریب چرائی کے لئے بھیجیں۔

بچوں کا دودھ چھڑانا

جب بچے دو ماہ کے ہو جائیں تو آہستہ آہستہ اُن کا دودھ چھڑادیں۔ اس کے علاوہ ماں کے دودھ کی پیداوار اور نسل کا بھی دودھ چھڑانے کی عمر میں کافی عمل دخل ہوتا ہے۔

بھیڑ بکریوں کی چند اہم بیماریاں اور ان سے بچاؤ

انتڑیوں کا زہر (انٹیروٹاکسیمیا)

یہ بیماری بیکٹیریا کی وجہ سے سارا سال کسی بھی وقت خصوصاً ان جانوروں میں ہوتی ہے جو برسات کے بعد اور بہار کے موسم میں پیدا ہوتے ہیں۔

علامات

لڑکھڑاہٹ، جبڑوں کا چبانا، بعض اوقات اپھارہ ہو جانا، شدید حال میں سر کو جھٹکنا، لرزہ اور تشنج مرنے سے قبل خونی اسہال لگ جانا، پوسٹ مارٹم میں چوتھا معدہ، انتڑیاں اور جگر خون سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

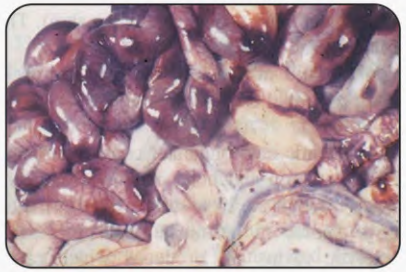

احتیاطی تدابیر

جانور کو زیادہ مقدار میں دانے / خوراک دینے سے گریز کریں۔ تمام بھیڑ بکریوں کو حفاظتی ٹیکے بروقت لگوائیں۔ اس بیماری کا حفاظتی ٹیکہ لگانے کا وقت ماہ دسمبر، جنوری اور جون، جولائی ہے۔ شدید بیماری کی حالت میں قریبی ویٹرنری ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

منہ کھر

منہ کھر کی بیماری کا سبب ایک خاص قسم کا وائرس ہے جو متاثرہ بھیڑ بکریوں کے جسم سے نکلنے والے فضلے اور رطوبتوں کے ذریعے خارج ہوتا ہے۔

علامات

تیز بخار، زبان، تالو، کھروں اور حوالے پر چھالے، لنگڑا پن، منہ سے جھاگ نما رال ٹپکنا اہم علامات ہیں

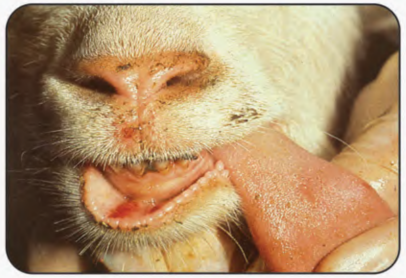

احتیاطی تدابیر

متاثرہ بھیڑ بکریوں کو تندرست جانوروں سے فوراً علیحدہ کر دیں۔ تمام بھیڑ بکریوں کو منہ کھر کے حفاظتی ٹیکے بروقت لگوائیں۔ یہ حفاظتی ٹیکے ہمیشہ تصدیق شدہ ذرائع سے حاصل کریں عموماً سال میں 2 دفعہ (فروری، مارچ اور ستمبر، اکتوبر) حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

منہ پکنا

بھیڑ یا بکری کے بچوں میں یہ بیماری وائرس کی وجہ سے سارا سال کسی بھی وقت ہوسکتی ہے

علامات

ہونٹوں پر چھالے بن کر سیاہی مائل رنگت کے کھرنڈوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ جھڑنے لگ جاتے ہیں چھالوں کی وجہ سے جانوروں کو کھانے میں تکلیف ہوتی ہے اور جانور کمزور ہو جاتے ہیں کھرنڈ جھڑنے کے بعد جانور تندرست ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر

چھالے یا کھرنڈوں پر ٹنکچر آیوڈین دن میں کئی بار لگائیں۔ شدید بیماری کی حالت میں قریبی ویٹرنری ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

کاٹا (پی پی آر)

بھیڑ بکریوں کا انتہائی مہلک مرض جس کا حملہ موسم برسات میں زیادہ یا خشک اور سرد موسم میں بھی ہوسکتا ہے۔ جوں جوں جانور کی عمر بڑھتی ہے اس مرض کے حملے کے امکان بڑھ جاتے ہیں نیز چھوٹی عمر کے جانوروں میں مرض انتہائی مہلک ہے۔ یہ مرض جانوروں کی بچھالی، کھرلیوں، پانی، گوبر، آنکھ، منہ اور ناک کی رطوبت سے پھیلتا ہے۔

علامات

تیز بخار، ناک سے گاڑھا مواد جو کہ بعد میں بدبودار ہو جاتا ہے۔ خشک جلد، گاڑھے آنسو، آنکھوں میں سوزش اور پیپ ملے مواد کا اخراج، آنکھیں جڑی ہوئی، منہ، ناک کی جھلی کی سوزش اور منہ سے رالیں، بھوک نہ لگنا، سانس لینے میں دشواری، چھینکیں، نمونیہ، اسقاط حمل، اچانک درجہ حرارت میں کمی اہم علامات ہیں۔ اس مرض میں شرح اموات 100 فیصد تک ہوسکتی ہے۔

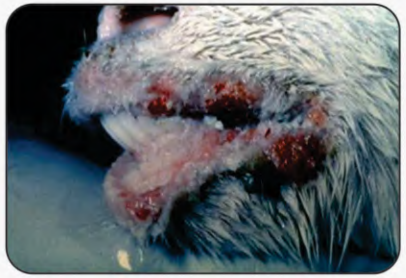

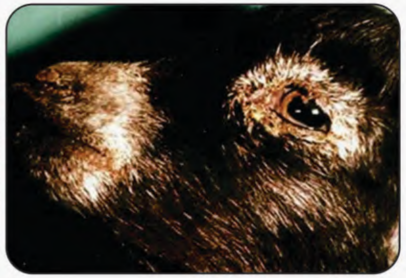

احتیاطی تدابیر

حفاظتی ٹیکہ جات، بہتر رہائش، موسمی اثرات سے بچاؤ کاٹا (پی پی آر) کے خلاف بہترین احتیاطی تدابیر ہیں کیونکہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے البتہ موقع پرست جراثیموں اور کرموں کے خلاف ادویات دینے سے شرح اموات میں کمی کی جا سکتی ہے۔

فٹ راٹ

یہ بیماری بیکٹیریا کی وجہ سے سارا سال کسی بھی وقت ہوسکتی ہے۔فٹ راٹ کُھر اور کُھروں کے اردگرد کی جگہ کو متاثر کرتی ہے۔

علامات

کُھراور کُھروں کی درمیانی جگہ بدبودار،متورم اور گلنی شروع ہوجاتی ہے۔جانور چلنے میں تکلیف محسوس کرتا ہے اور لنگڑاتا ہے

احتیاطی تدابیر

بیمار جانور کو دوسرے جانوروں سے الگ کرلیں اور قریبی ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

موک

بھیڑ یا بکری میں موک لگنا ایک انتہائی اہم اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔عمر کے پہلے مہینے میں 90 فیصد اموات کا سبب موک ہے۔اس مہلک مرض سے بچ جانے والے بچوں میں صحت اور شرح بڑھوتری کافی حدتک متاثر ہوتی ہے۔

علامات

موک کی غیر متعدی وجوہات میں دودھ کی زیادہ مقدار پلانا،صفائی ستھرائی کا غیر مناسب انتظام،قوتِ مدافعت میں کمی اور شدید موسمی دباؤ جبکہ متعدی وجوہات میں مختلف قسم کے بیکٹر یا، وائرس اور فنجائی شامل ہیں۔

احتیاطی تدابیر

بھیڑ یا بکری کو موک سے بچانے کے لئے صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں اور ضرورت سے زیادہ دودھ پلانے سے گریز کریں۔ جسم میں پانی کی کمی کی صورت میں بھیڑ یا بکری کو پانی اور نمکول دیں۔موک ٹھیک نہ ہونے کی صورت میں قریبی ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے فوری رابطہ کریں

نمونیا

سردیوں میں شدید موسمی دباؤ، ادویات پلاتے وقت بے احتیاطی، پھیپھڑوں کے کرم اور ہوا کی آمد و رفت کا غیر مناسب انتظام نمونیا کی اہم وجوہات ہیں

علامات

بھیڑ یا بکری کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں، تیز بخار، سانس لینے میں دشواری، شدید کھانسی اور نتھنوں سے پانی بہنا نمونیا کی اہم علامات ہیں۔

احتیاطی تدابیر

ہوا کی آمد و رفت کا مناسب انتظام کریں، دودھ یا ادویات پلاتے وقت زبان ہرگز نہ پکڑیں اور کرم کش ادویات کا باقاعدگی سے استعمال کریں۔

کرم

اندرونی اور بیرونی کرم بچوں میں خون چوسنے کے ساتھ مختلف بیماریاں پھیلانے کا باعث بنتے ہیں جن سے ان کی صحت اور شرح بڑھوتری پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

علامات

متاثرہ بھیڑ یا بکری میں مٹی کھانا، پیٹ کا لٹک جانا، جلد خشک اور کھردری ہو جانے کے ساتھ بال جھڑنا اور آنکھوں میں گڈ آنا کرموں کی نمایاں علامات ہیں۔

احتیاطی تدابیر

بھیڑ یا بکری کو ہر تین ماہ بعد کرم کش ادویات ہر دفعہ بدل کر پلائیں۔

چیچڑوں سے پھیلنے والی بیماریاں

چیچڑ جانوروں کی جلد پر پائے جاتے ہیں یہ نہ صرف جانور کا خون چوس کر انہیں کمزور کر دیتے ہیں بلکہ مختلف قسم کی بیماریاں پھیلانے اور پیداوار میں نمایاں کمی کا باعث بنتے ہیں۔ پاکستان میں مارچ سے اگست تک کا موسم چیچڑوں کی پرورش کیلئے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ چیچڑوں کی وجہ سے جانوروں میں مندرجہ ذیل بیماریاں پھیلتی ہیں:

- رت موترا
- گلٹیوں کا بخار

علامات

کھانا پینا چھوڑنا، تیز بخار اور سانس لینے کی تیز رفتار، جسم میں خون اور پانی کی کمی، پیشاب سرخی مائل اور قبض کی شکایت بھی ہوسکتی ہے۔ جسم میں موجود گلٹیوں میں سوزش ہو جانا گلٹیوں کے بخار کی ایک نمایاں علامت ہے۔ عام طور پر ان دونوں بیماریوں میں اینٹی بائیوٹکس کا اثر نہیں ہوتا۔

احتیاطی تدابیر

چیچڑ باڑے کے اردگرد کی جگہوں، دیواروں، کھرلیوں اور لکڑیوں کی درزوں میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان درزوں کو بند کرنا اور باڑے میں چیچڑ کش ادویات کا باقاعدگی سے ہر مہینے چھڑکاؤ چیچڑوں کی روک تھام کیلئے انتہائی اہم ہے۔ چیچڑوں کے شدید حملے کی صورت میں جانوروں کو چیچڑ کش ادویات سے نہلائیں مزید معلومات کیلئے اپنے قریبی ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے رجوع کریں

حفاظتی ٹیکہ جات

بھیڑ یا بکری کو مختلف وبائی امراض سے بچانے کے لئے بروقت اور موثر حفاظتی ٹیکہ جات لگوانا انتہائی ضروری ہے۔

بھیڑ یا بکری کو حفاظتی ٹیکے لگوانے کا شیڈول

مرض	ویکسین	خوراک ٹیکہ	ٹیکہ لگوانے کا موسم	عرصہ قوت مدافعت
منہ کھر	فٹ اینڈ ماؤتھ	2-3 ملی لیٹرز زیر جلد	فروری	6 ماہ لیکن 4 ماہ کے اختتام پر اگر دوبارہ ٹیکہ لگوالیا جائے تو ایک سال تک
اینتھریکس	انتھریکسپور	1/2 ملی لیٹرز زیر جلد	اگست	ایک سال
چیچک	شیپ پاکس	1 ملی لیٹر دُم کے نیچے کھال میں	مارچ، دسمبر	4 ماہ لیکن 4 ماہ کے اختتام پر دوبارہ ٹیکہ لگوایا جائے تو ایک سال تک
انٹیروٹاکسیمیا	انٹیروٹاکسیمیا	3 ماہ کے بچوں کو 1 سے 2 ملی لیٹر بالغ کو 3 ملی لیٹرز زیر جلد 6 ہفتے بعد دوبارہ ٹیکہ	مئی، جون نومبر، دسمبر	6 ماہ تک اور 15 روز کے بعد دوسرا ٹیکہ لگوایا جائے تو ایک سال تک
پلیورونمونیا	پلیورونمونیا	3 سے 6 ماہ کی عمر پر 1/2 ملی لٹر 6 ماہ کی عمر پر 1 ملی لیٹرز زیر جلد	نومبر	4 ماہ سے ایک سال تک
پی پی آر	پی پی آر	1 ملی لیٹرز زیر جلد	مارچ، اپریل	4 ماہ سے ایک سال تک

بھیڑ بکریوں کی غذائی ضروریات

جانوروں کی پیداوار کا 70% فیصد انحصار خوراک پر ہوتا ہے۔ روایتی طور پر بھیڑ بکریوں کو پالنے کا انحصار زیادہ تر چرائی پر ہے۔ بھیڑ بکریوں کی نشوونما کے لئے چرائی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ فارمر اپنی زمین پر بھی چراگاہ بنا سکتے ہیں یا پھر قدرتی طور پر دستیاب چراگاہوں جیسے کہ جنگل، دریاؤں کے کناروں پر بھی چرائی کروا سکتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں کے لئے 4-8 گھنٹے روزانہ چرائی کروانا ناگزیر ہے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ چرائی پر جانے والی بھیڑ بکریوں میں بہتر بڑھوتری حاصل کی جاسکتی ہے۔

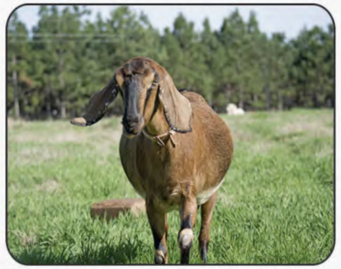

دورانِ حمل غذائی ضروریات

بھیڑ یا بکری کے حاملہ ہونے کے چار ماہ بعد غذائی ضروریات بڑھ جاتی ہیں۔

- سبز چارہ بڑی بکری کے لئے آدھا کلوگرام چھوٹی بکری کے لئے 400 گرام کافی ہے۔
- بھیڑ میں بچہ جننے سے 6 ہفتے قبل آدھے سے ایک کلوگرام دینا چاہیے۔
- حاملہ بکری کو ایسی خوراک نہیں دینی چاہیے جو قبض کا سبب بنے مثلاً جامن کے پتے وغیرہ۔
- حاملہ جانور میں برسیم اور سینجی جیسے سبز چارے کا بھی زیادہ استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ اپھارہ کا سبب بنتے ہیں۔

بچہ جننے کے بعد بھیڑ یا بکری کی خوراک

بچے کی پیدائش کے فوراً بعد بھیڑوں کو معیاری چارہ دینا چاہیے سبز چارہ جات کے علاوہ قبض کشا خوراک جیسا کہ گندم کا چوکر، جو اور مکئی کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ بھیڑ بکریوں کو چرائی پر بھیجنے کے باوجود ان کی غذائی ضرورت کم و بیش پوری ہوتی ہے اس لئے ان کو اضافی خوراک دینی چاہیئے۔ چرائی کے ساتھ اضافی خوراک مہیا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

- یومیہ 6-8 گھنٹے چرائی کے ساتھ 8-10 کلوگرام سبز چارہ دیا جائے۔
- یومیہ 6-8 گھنٹے چرائی کے ساتھ 400 گرام ونڈا مہیا کرنا۔
- یومیہ 6-8 گھنٹے چرائی کے ساتھ 1kg ھیئے (خشک چارہ)/ سائیلج (خمیرہ چارہ) مہیا کرنا۔

بچوں کی غذائی ضروریات

بچوں کی بہترین صحت اور شرح بڑھوتری کیلئے غذائی ضروریات کے بنیادی اصولوں کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا انتہائی ضروری ہے پیدائش سے دودھ چھڑوانے تک کا مرحلہ تو خاص طور پر غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔

بوہلی

بوہلی نوزائیدہ بچے کیلئے قدرت کا وہ پہلا انمول تحفہ ہے جس کا غذائی لحاظ سے کوئی ثانی نہیں۔ دورانِ حمل ماں کے خون سے قوت مدافعت بچے میں منتقل نہیں ہوتی مزید براں پیدائش کے وقت بچے کا مدافعتی نظام بھی فعال نہیں ہوتا۔ لہٰذا صرف بوہلی ہی بچے میں قوت مدافعت منتقل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ اگر پیدائش کے فوراً بعد بچے کو بوہلی نہ پلائی جائے تو ان میں بیماریوں کا اندیشہ خطرناک حد تک بڑھ جاتا ہے۔

بوہلی میں مدافعتی اجزاء خشک مادے، حل شدہ نمکیات وٹامن اور پروٹین دودھ کی نسبت کافی زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا دودھ کبھی بھی بوہلی کا متبادل نہیں ہوسکتا۔ پیدائش کے پہلے 24 گھنٹے بوہلی کی جاذبیت کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہے۔ پیدائش کے بعد بوہلی پلانے میں جتنی تاخیر کی جائے گی اتنا ہی بچے میں قوتِ مدافعت اور بڑھوتری کم ہونے کا اندیشہ ہے۔

بوہلی سے مطلوبہ فوائد کے حصول کا انحصار بوہلی پلانے کے وقت، مقدار اور معیار پر ہے۔

بوہلی پلانے کا وقت

بوہلی خواہ بہترین معیار کی بھی ہو لیکن اگر بروقت نہ پلائی جائے تو اس سے مطلوبہ فوائد کا حصول ناممکن ہے۔ پیدائش کے فوراً بعد جیر گرنے کا انتظار کئے بغیر بچے کو پیٹ بھر کر بوہلی ضرور پلائیں۔

پیدائش کے بعد پہلے 6 گھنٹوں میں مدافعتی اجزاء کی جاذبیت بہت زیادہ ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ کم ہو کر اگلے 24 گھنٹوں کے بعد بالکل ختم ہو جاتی ہے لہٰذا بچے کے پاس ماں سے زیادہ سے زیادہ مدافعتی اجزاء حاصل کرنے کا وقت بہت کم ہوتا ہے اگر بچہ کمزور ہو یا خود ماں کا دودھ نہ پی سکے تو اُسے فوراً فیڈر یا بوتل کی مدد سے جلد از جلد بوہلی پلائیں۔

مقدار

جانور کے جیر گرانے کا انتظار کئے بغیر بچے کو پیدائش کے فوراً بعد پیٹ بھر کر بوہلی پلائیں۔ عام طور پر فارمرز میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ پیٹ بھر کر بوہلی پلانے سے بچوں میں موک لگ جانے کا خطرہ ہوتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ پیٹ بھر کر بوہلی پلانے سے بچے کا پیٹ اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے جو کہ نظامِ انہضام کو فعال کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

معیار

بوہلی کی موثر قوت مدافعت مقدار کی نسبت معیار میں پنہاں ہے جس کے معیار کا تعین اس میں موجود مدافعتی اجزاء کی مقدار پر ہے اور ان اجزاء کا انحصار ماں کی عمر، خشک دورانیہ، حفاظتی ٹیکوں کا کورس اور متوازن خوراک پر ہوتا ہے۔

بوہلی کے معیار کو کلوسٹرومیٹر کی مدد سے جانچا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مشاہدے کی بنا پر بھی خاطر خواہ حد تک مدافعتی اجزاء کی موجودگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بہتر معیار کی بوہلی عموماً دیکھنے میں گاڑھی ہوتی ہے۔ معیاری بوہلی میسر نہ ہونے کی صورت میں بچے کو نسبتاً زیادہ مقدار میں بوہلی پلائیں تاکہ اُسے مطلوبہ مقدار میں مدافعتی اجزا مل سکیں۔

بھیڑ یا بکری کے بچوں کی خوراک پیدائش سے تین ماہ کی عمر تک

- پیدائش کے فوراً بعد بچوں کو بوہلی پلانا ضروری ہے کیونکہ اس میں اہم غذائیت ہونے سے بچے میں قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے بھیڑ یا بکری کی بوہلی نہ ہونے کی صورت میں گائے کی بوہلی کا استعمال کریں مسلسل دودھ کی فراہمی کے لئے ماں اور بچے کو تین دن تک ساتھ رکھیں۔
- تین دن کے بعد سے بچے کو دو دن تک تین وقت یومیہ دودھ پلایا جائے
- دو ہفتے کی عمر میں بچے کو سبز چارہ کھانا سکھانا چاہیے
- جب بچہ ایک ماہ کی عمر تک پہنچے تو اسے ونڈا دینا شروع کر دیں
- ایک ماہ سے تین ماہ کی عمر تک بچے کو ونڈا کھلانا چاہیے کیونکہ ونڈا بچوں کو زیادہ غذائیت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ بہتر اور جلد نشوونما میں مدد کرتا ہے۔
- ایک بچے کو یومیہ سو سے پچاس گرام ونڈا جس میں 22 فیصد پروٹین ہو کھلانا چاہیے
- سبز چارہ یومیہ ایک کلوگرام تک بچے کو کھلانا چاہیے

پیدائش سے لے کر 60 دنوں تک کی عمر کے بچوں بھیڑ یا بکری کی خوراک کا طریقہ کار

بچے کی عمر	ماں کا دودھ / گائے کا دودھ (ملی لیٹر)	کریپ فیڈ	سبز چارہ یومیہ
1-6 دن	بوہلی 300 ملی لیٹر دن میں 3 بار	-	-
7-14 دن	دودھ 350 ملی لیٹر دن میں 3 بار	200 گرام	-
15-30 دن	دودھ 350 ملی لیٹر دن میں 2 بار	250 گرام	جتنا کھا سکے
31-60 دن	دودھ 400 ملی لیٹر دن میں 2 بار	300 گرام	جتنا کھا سکے یا 1 کلوگرام

دو ماہ سے چھ ماہ کی عمر تک کے بچوں کی خوراک

- دو ماہ کے بعد بچے کو 8 گھنٹوں کیلئے چرانا چاہیے یا 5 کلوگرام سبز چارہ یومیہ دینا چاہیے
- چرانے کے ساتھ ساتھ بچے کو 300 گرام یومیہ اضافی خوراک دینی چاہیے
- گرمیوں کی راتوں اور بارش کے دنوں میں بچے کو سوکھا چارہ دینا چاہیے

کریپ فیڈ کی بناوٹ

نمبر	چارہ	مقدار
1	مکئی	40 فیصد
2	مونگ پھلی کی کھل	30 فیصد
3	گندم کا چوکر	10 فیصد
4	چاول کا چوکر	13 فیصد
5	گڑ کا شیرہ	5 فیصد
6	منرل مکسچر	2 فیصد
7	نمک	1 فیصد

مختلف ونڈا جات کے فارمولے درج ذیل ہیں۔ جو علاقے میں موجود اجزاء کی دستیابی کے لحاظ سے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

مختلف کریپ فیڈ کی بناوٹ

نمبر	چارہ	مقدار 1	مقدار 2	مقدار 3
1	مکئی	40 فیصد	40 فیصد	25 فیصد
2	مونگ پھلی کی کھل	-	20 فیصد	15 فیصد
3	گندم کا چوکر	-	-	20 فیصد
4	جوء (Barley)	30 فیصد	20 فیصد	-
5	جئی (Oat)	30 فیصد	20 فیصد	40 فیصد
6	لوسن کا خشک کردہ چارہ	حسب خواہش	-	-
7	وٹامن سپلیمنٹ	-	ہدایات کے مطابق	ہدایات کے مطابق

بھیڑ بکریوں کو اضافی خوراک مہیا کرنے کے فارمولے مقدار کلوگرام

اجزاء	فارمولا 1	فارمولا 2	فارمولا 3	فارمولا 4	فارمولا 5	فارمولا 6	فارمولا 7	فارمولا 8	فارمولا 9	فارمولا 10
مکئی	37	20	37	20	30	17	47	-	20	20
جئی	-	20	-	-	17	-	-	-	30	-
جو	-	-	20	30	-	-	-	20	-	-
چنے	15	10	10	-	10	30	-	17	20	40
چوکر	20	37	20	20	20	20	40	40	10	20
گندم کھل بنولہ	25	10	10	27	20	30	10	20	17	17
منرل مکسچر	02	02	02	02	02	02	02	02	02	02
نمک خوردنی	01	01	01	01	01	01	01	01	01	01
ٹوٹل:	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام	100 کلوگرام

بھیڑ بکریوں کی نسل کشی کے بنیادی امور

نسل کشی کے اصول

نسل کشی ایسا عمل ہے جس پر آئندہ نسل کا دار و مدار ہوتا ہے۔ مستقبل میں اچھی نسل حاصل کرنے کیلئے مینڈھا / بکرا، بہترین پیداواری خصوصیات کا حامل ہونا چاہیے۔ اگر مینڈھے / بکرے کو سارا سال ریوڑ میں چھوڑے رکھیں تو بھیڑیں / بکریاں سارا سال حاملہ رہتی ہیں اور بچوں کی پیدائش ہر موسم میں جاری رہتی ہے۔ اگر ہم غور کریں تو موسم بہار کے پیدا شدہ بچے مقابلتاً صحت منداور تندرست ہوتے ہیں ۔ یوں بھی ملاپ کا اصل موسم خزاں ہے۔ ان دنوں بھیڑوں / بکریوں کی زیادہ تعداد جنسی خواہش ظاہر کرتی ہے۔ موسم بہار میں پیدا ہونے والے بچے مقابلتاً زیادہ صحت منداور تندرست ہوتے ہیں اور شدید سردی کے دوران پیدا ہونے والے بچے زیادہ تر نمونیا کا شکار ہو جاتے ہیں تاہم اکثر بھیڑیں / بکریاں مارچ، اپریل اور ستمبر، اکتوبر میں جنسی تحریک ظاہر کرتی ہیں۔ اس لئے یہی وقت ان کی نسل کشی کیلئے بہتر تصور کیا جاتا ہے۔ لہٰذا بھیڑوں / بکریوں کی نسل کشی سال میں ایک دفعہ موسم خزاں میں کرائی جائے۔ بھیڑوں / بکریوں کا زمانہ حمل 146-150 دن ہے۔ انہیں یکم جولائی سے 15 ستمبر تک نہیں ملانا چاہیے تا کہ بچے شدید سردی کے موسم میں پیدا ہو کر موت کا شکار نہ ہوں۔ جنسی تحریک ظاہر کرنے والی بھیڑوں / بکریوں کا ملاپ دن میں دو مرتبہ (صبح و شام) کروانا چاہیے۔ جس بھیڑ / بکری کا ملاپ شام کو ہو، اسے اگلے دن صبح کو بھی ملانا چاہیے۔ تین دن تک متواتر جنسی ہیجان کا اظہار کرنے والی بھیڑوں / بکریوں کو مزید ایک مرتبہ ملایا جائے۔ نسل کشی کے موسم میں مینڈھے / بکرے کو صرف صبح و شام کچھ دیر کے لیے بھیڑوں / بکریوں میں چھوڑنا چاہیے اور باقی تمام عرصہ ریوڑ سے علیحدہ رکھنا چاہیے۔ مینڈھوں / بکروں کی تعداد مطلوبہ تعداد سے زائد ہونی چاہیے۔ تا کہ کسی ایک کی بیماری کی صورت میں نسل کشی کے لیے مسائل پیدا نہ ہوں۔

موسم بہار میں جب بچوں کی پیدائش کا آغاز ہوتا ہے۔ تو اس وقت سبز چارہ اور چرائی کے لئے گھاس وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں جس سے مادہ بھیڑوں / بکریوں کی صحت بحال رہتی ہے۔ مینڈھوں کو نسل کشی کے لیے 15 ستمبر سے اکتوبر کے آخر تک

چھوڑنا چاہیے تاکہ بچوں کی پیدائش 15 فروری سے شروع ہو کر آخر مارچ تک مکمل ہو جائے۔ چوبیس گھنٹے ریوڑ میں چھوڑنے سے نر کی ملاپ کی طاقت ضائع ہو جاتی ہے۔ ملاپ ہمیشہ کسی نگران کی موجودگی میں ہونا چاہیے ملاپ شدہ بھیڑ بکری کو وقتی طور پر باقی ریوڑ سے الگ کر لینا چاہیے تاکہ مینڈھا اس بھیڑ بکری سے بار بار ملاپ نہ کر سکے۔ قدرتی نسل کشی کے لئے 40 بھیڑوں / بکریوں کے لئے ایک مینڈھا کافی ہوتا ہے۔ مصنوعی طریقہ سے بھی بھیڑوں / بکریوں کی نسل کشی کی جاسکتی ہے۔ بہادر نگر فارم میں تمام ریوڑ کو تازہ سیمن لے کر ان کی نسل کشی کروائی جا رہی ہے۔ مینڈھے ہمیشہ ایک کے بجائے دو رکھنے چاہئیں تاکہ کسی ایک کی بیماری کی صورت میں نسل کشی میں خلاء پیدا نہ ہو۔ نسل کشی کا موسم شروع ہونے سے پہلے اگر مینڈھے کے ناخن اتار دیئے جائیں تو ملاپ کے وقت بھیڑوں / بکریوں کو زخمی ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اگر نسل کشی کا موسم شروع ہونے سے پہلے مینڈھوں اور بھیڑوں / بکریوں کی اُون کتر لی جائے تو اس سے ملاپ کے رجحان میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ جنسی ملاپ کا موسم شروع ہونے سے پہلے ریوڑ میں موجود نر اور مادہ جانوروں کا انتخاب کر کے ریوڑ کی تشکیل نو کر لینی چاہیے۔ نر اور مادہ جانوروں کو ایک سال کی عمر سے پہلے نسل کشی کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح نشو ونما پا کر مستقبل میں زیادہ پیداوار دے سکیں۔

بھیڑوں کی اہم نسلیں

مُندری

یہ نسل ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں پائی جاتی ہیں۔ یہ نسل اپنے قد اور خوبصورتی کی وجہ سے مشہور ہیں۔ بہت چھوٹے کان ہونے کی وجہ سے اسے مندری کہا جاتا ہے۔ مندری نسل کے چھتروں کو لوگ قربانی کی غرض سے بڑے شوق سے پالتے ہیں۔

کجلی

اس نسل کا آبائی وطن سرگودھا کی تحصیل شاہپور اور بھلوال کے علاقے ہیں۔ یہ نسل اپنے قد اور خوبصورتی کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس نسل کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اور لمبے کانوں کی نوکیں سیاہ ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے کجلی کہلاتی ہے۔ کجلی نسل کے چھتروں کو بھی لوگ قربانی کی غرض سے بڑے شوق سے پالتے ہیں۔

لوہی

لوہی بھیڑیں دوسرے تمام بھیڑوں کی نسبت تعداد میں زیادہ ہیں۔ یہ نسل زیادہ تعداد میں جڑواں بچے پیدا کرنے کی وجہ سے مقبول ہے۔ اس نسل کے جانور فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، شیخوپورہ، لاہور، قصور، اوکاڑہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سرگودھا، ساہیوال، ملتان اور وہاڑی کے اضلاح میں پائے جاتے ہیں۔ اس نسل کی اُون قالین بانی کے لیے عمدہ تصور کی جاتی ہے۔

بُچّی

یہ نسل بہاولپور، مظفر گڑھ اور ملتان کے اضلاع کے کچھ حصوں میں پائی جاتی ہے۔ سیاہ سر اور سیاہ بُچے کان اس نسل کی پہچان ہیں۔ اس نسل کی بھیڑیں ریگستانی علاقوں میں پانی کے بغیر کئی دن تک زندہ رہ سکتی ہیں۔

بکریوں کی اہم نسلیں

بیتل

بیتل بکریاں پنجاب کے تقریباً تمام نہری علاقوں میں پائی جاتی ہیں خاص طور پر ملتان، بہاولپور، ساہیوال، اوکاڑہ، لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، جہلم، گوجرانوالہ، منڈی بہاؤالدین اور سیالکوٹ کے اضلاع شامل ہیں

نکری

نکری بکریاں پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں پائی جاتی ہیں خاص طور پر تحصیل جام پور اور راجن پور شامل ہیں۔ تقریباً 50 فیصد بکریاں ایک وقت میں 1 سے 2 بچے دیتی ہیں۔

مکھی چینی

یہ پنجاب کے اضلاع خاص طور پر ملتان، بہاولپور، ساہیوال، اوکاڑہ، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں کثرت سے گوشت پالنے کی غرض سے پائی جاتی ہیں۔

ٹیڈی

یہ پنجاب کے اکثر اضلاع خصوصاً گجرات، سرگودھا، راولپنڈی اور آزاد کشمیر کے ملحقہ علاقے میں پائی جاتی ہیں۔ تقریباً 55 فیصد ٹیڈی بکریاں جڑواں اور 10 فیصد تین بچے دیتی ہیں۔ یہ بکریاں گوشت حاصل کرنے کے لئے بھی پالی جاتی ہیں۔